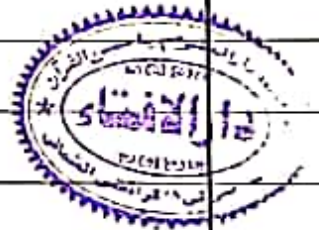


کس فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کسی مرد نے زلف رکھا ہو اور کبھی کبھار وہ اس کو باندھ لے کام کا چھ بانساز کیلئے تو درست ہے، کس نماز کیلئے باندھنا مکروہ ہے، ابن ماجہ الوداود اور سیند احمد کی حدیث جس میں کہا گیا ہے کہ فتح مکہ کے وقت رسول اللہ ﷺ کو کلم کے چار گبھو گندھے ہوئے تھے اس میں واقعہ کو ایک خاص موقع پر قبول کریں گے کہ جہاد کے دوران بال آنکھوں کے سامنے نہ آنے پائے؟

بال کا باندھنا صرف اسی ایک واقعہ میں مذکور ہوا ہے؟
 اگر کل جو لوگ بالوں کو جمع کر کے، بیچھے ایک چٹا بناتے ہیں
 جس میں عورتوں کی مشابہت ہوتی ہے اس طرح کرنا جائز ہے؟

الاستغنیٰ ابن عباس

الجواب کا رد او مصلحاً



باد رکھنا جائز ہے کہ نماز کی حالت میں بالوں کو باندھنا
 مکروہ ہے البتہ اگر نماز میں ضرورت کے موقع پر
 باندھنا جائز ہے۔ نیز عموماً حالات میں مردوں کیلئے بالوں
 سے جو ٹشیاں بنانا ممنوع ہے کیوں کہ اس میں عورتوں
 کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے۔

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر
 حضور ﷺ نے بالوں کو جھکا کر باندھا ہوا تھا یعنی یہی بات
 تلاش بسیار کے باوجود نہیں ملی، البتہ اتنا ہے کہ فتح مکہ کے
 موقع پر سر اقدس پر خوف رکھا ہوا تھا جبکہ ایک مرتبہ
 حج کے موقع پر تلبیہ "یعنی بالوں کو لیس دار حسین سے جھکانا



ثابت ہے -

کتاب سنن ابی داؤد ۱/ ۱۰۴

عن سعید بن ابی سعید الخدری ثمرث

عن أبيه أنه رأى أبا رافع مولى النبي صلى الله عليه وسلم يرت بحسن بن علي رضي الله عنهما وهو يصلي قائماً وقد غرز ضنفة في قفاه محمداً أبو رافع فالتفت حسن إليه بغضباً فقال أبو رافع أقبل علياً ملائكت ولا تغضب فإني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول - ذلك كمثل الشيطان بين عقدة الشيطان بين غرز ضنفة -

وفی البہاریہ العلویہ / ۲۰۰

وہم آسبہ المرأة بالرجل والمرجل بالمرأة

باللباس والحرکات والکلام

وفی ثواب الاما مالک / ۲۱ اصلاح الشعر

أن أبا قتادة الأنصاري رضي الله عنه قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم إن لي جرة فارتبها فقال نعم وأكرها فكان أبو قتادة رضي الله عنه ربما رهنها فوجي اليوم مرتين لما قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم وأكرها

وفی البہاریہ / ۲۷۸

ولا يعق من شعره ، وهو أن يجمع شعره

على عاتقه ، ويشده بخيط أو بصمغ لئلا ينهد فقد روى أنه عليه السلام نهى أن يصلح الرجل وهو مقوم .

وفی حاشیة رد المحتار / ۶۲۲

وعق من شعره - ولما روى

الطبرانی أنه عليه الصلاة والسلام نهى أن يصلح الرجل ورأسه

(حاشیہ)

مختوم -

وفج البدراني ١ / ٥٠٦

والعقص، أن بشر الشعر ضغيرة حول رأسه كما
تفعله النساء كدبج شعره فيفقد في آخر رأسه

وفج الكبيسي ١ / ٣٠٨

عن سالم من أبيه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم

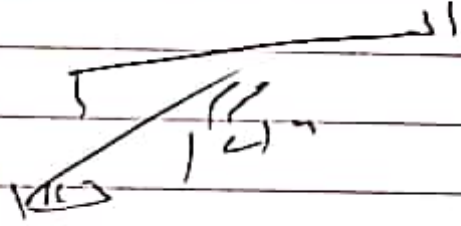
يسئل دلترا -

وفج فتح الباري للمصنفين ٢ / ٢١٣

أي لأحرم وقد لبته شعراً به أي
جعل فيه شيئاً نحو الصمغ، لمجتمع شعره لئلا يتشعث فيه الإحرام.

والله أكبر بما نزلنا من الوحي

كتبه سيدي محمد



دار الافتاء ياسين القرآن



02 JAN 2020

